شروش کی کامیابیوں کا تذکرہ ہے، جن کا راوی خود انیس شروش ہے۔ ہمارے نزدیک یہ امر اصولِ دیانت کے خلاف ہے کہ کسی مضمون کا اقتباس دیتے ہوئے اس کی روح یا توازن کو مجروح کر دیا جائے۔ مضمون میں مسلمان مبلغ جناب احمد دیدات کی کامیابیوں کا بھی تذکرہ موجود ہے۔

نعمت احمر کا قتل ایک ایسا واقعہ تھا کہ "عالم اسلام اور عیسائیت" جیسا مجلہ اسے نظر انداز نہیں کر سکتا تھا۔ پاکستان کے اردو اور انگریزی پریس میں اِس موضوع پر مسلسل لکھا جا رہا ہے، تاہم اس رائے میں وزن ہے کہ اس واقعہ کو بہت اچھالا گیا ہے۔ مارچ اور اپریل ۱۹۹۲ء میں شائع شدہ بیانات اور مضامین سے جناب محمد اسلم رانا کی اس رائے میں مزید وزن پیدا ہو گیا ہے۔

"مسیحی خواتین میں تبدیلیٔ مذہب" کے زیر عنوان جو کچھ لکھا گیا ہے، یہ مسیحی پریس کا اہم موضوع بنتا جا رہا ہے۔ "کاتھولک نقیب" (لاہور) بابت یکم تا ۱۵ اپریل نے اس موضوع پر اپنے انداز میں اظہارِ خیال کیا ہے۔ "تبدیلیٔ مذہب" کے بارے میں مسیحی نقطۂ نظر کا مختلف تناظر سے جائزہ لیا جا سکتا ہے مگر یہ کہہ کر نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ یہ بحث "ملکی اور قومی وقار کے خلاف ہے۔" (مدیر)]

جناب کنول فیروز
(رکن وفاقی اقلیتی مشاورتی کونسل)، لاہور

"عالم اسلام اور عیسائیت" میں شائع ہونے والی تحریریں اور نگارشات بلکہ کئی "تراشے" خاصے معلومات افزا ہوتے ہیں۔ مجھے اگرچہ بعض مضامین سے اختلاف بھی ہوتا ہے لیکن یہ تو ہونا بھی چاہیے البتہ اپریل کے شمارے میں یہوواہ وٹنسز کے بارے میں اداریہ کے عنوان سے ایسٹر اور مسیحی روزوں کے دوران اِس کی اشاعت کچھ بھلی نہیں لگی۔

اصل صورتِ حال یہ ہے کہ دُنیا کے کسی بھی خطے میں "یہوواہ وٹنسز" کو مسیحی تصور نہیں کیا جاتا اور نہ ہی یہ مسیحیوں کے ساتھ میل جول رکھتے ہیں۔ پاکستان میں بھی اُن کا دائرہ کار مسیحیوں میں نہیں بلکہ اکثریتی حلقوں میں "اپنے عقائد" کی تبلیغ ہے۔

ایک اور بات آپ کی توجہ کے لیے لکھ رہا ہوں کہ مسیحی حلقوں میں لفظ عیسائیت یا عیسائی مروج نہیں۔ یہ خالصتاً اسلامی اصطلاح ہے۔ مسیحی اپنے لیے یہ لفظ نہ تو استعمال کرتے ہیں اور نہ ہی پسند کرتے ہیں بلکہ اسے قدرے ناگواری سے دیکھا جاتا ہے۔ لہٰذا مشورتاً عرض ہے کہ اگر آپ اپنے جریدہ کا نام "عالم اسلام اور عیسائیت" کی بجائے "عالم اسلام اور مسیحیت (مسیحی - مسلم تعلقات پر مبنی جائزہ)"

رکھ لیں تو مسیحی حلقوں میں اِس تبدیلی کو خوش دلی اور مسرت بھرے جذبات کے ساتھ سراہا جائے گا اور اس سے کوئی مذہبی حوالے سے فرق بھی نہیں پڑے گا کیونکہ عالمِ اسلام میں بھی حضرت عیسیٰ کے لیے مسیح کا لفظ اجنبی نہیں۔

آخر میں ایک ذاتی بات بھی عرض کرتا چلوں کہ آپ کے موقر جریدہ میں میرے حوالے سے عبارات کا اندراج ہوتا رہتا ہے جس کے لیے میں آپ کا تہہ دل سے ممنون ہوں۔ لیکن اِس ضمن میں میرا نام عموماً الٹ لکھا جاتا ہے یعنی کنول فیروز کی بجائے فیروز کنول درج کیا جاتا ہے جس سے نام کی ترتیب کے علاوہ نام تبدیل ہوجاتا ہے۔ یہ میرا قلمی نام ہے جسے اصولاً درست درج ہونا چاہیے۔

[جناب کنول فیروز نے تین باتوں کی جانب توجہ دلائی ہے۔ اولاً یہوواہ وٹنسز کے بارے میں اُنہوں نے جِس نقطۂ نظر کا اظہار کیا ہے، اس کی جھلک ہمارے مقالے [نہ کہ اداریے] میں موجود ہے کہ یہوواہ وٹنسز کو مضبوط مسیحی فرقے مخالف عیسائیت اور بے دین قرار دے چکے ہیں۔

ثانیاً "عیسائی" اور "عیسائیت" کی اصطلاحات کے بارے جناب کنول فیروز کے نقطۂ نظر سے ہمیں چنداں اختلاف نہیں تاہم یہ حقیقت واضح رہے کہ مسلمانوں کی جانب سے مسیحیوں کے لیے ان اصطلاحات کے استعمال میں کوئی طنز، حقارت یا نفرت پوشیدہ نہیں ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اسلامی عقائد میں جو مقام ہے اِس سے ہر پڑھا لکھا شخص آگاہ ہے اور اُن کے پیروکاروں کو نام کی آسان مناسبت سے پکار لیا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو "المسیح"، المسیح ابن مریم اور المسیح عیسیٰ ابن مریم کے نام سے بھی یاد کیا گیا ہے مگر ۳۳ میں سے دو تہائی مقامات پر عیسیٰ اور عیسیٰ ابن مریم کے الفاظ آئے ہیں۔

ثالثاً جناب کنول فیروز نے اپنے نام کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے، اس حوالے سے ہم ان سے اپنے سہو قلم پر معذرت خواہ ہیں۔ ان شاء اللہ کوشش کی جائے گی کہ آئندہ اُن کا نام درست طور پر لکھا جائے۔
(مدیر)]